اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار

حق کی پہچان

از

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی نعمہ اللہ الہادی

تقدیم وتخریج

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور

مکتبہ نعیمیہ دھلی

'اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار'

(تم سوادِاعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو کیوں کہ جو اس سے جدا ہوا جہنم میں گیا)

(الحدیث)

حق کی پہچان

از

صدرالافاضل فخر الاماثل حضرت علامہ مولانا مفتی قاری

حافظ محمد نعیم الدین محدث مرادآبادی تغمدہ اللہ الھادی

تقدیم وتخریج

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

تفصیلات

کتاب : حق کی پہچان

تالیف : صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی-علیہ رحمۃ اللہ الہادی-

بانی: جامعہ نعیمیہ، مرادآباد، الہند

کاوش : مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی بدایونی

نوری دارالافتاء محلّہ علی خاں کاشی پور، اتراکھنڈ

نظرثانی : محمد ثاقب رضا قادری، لاہور (پاکستان)

اشاعت : ٢٠١٣ء - ١٤٣٤ھ

انتساب

صدرالافاضل کے والد گرامی وقار

اُستاذالشعرا حضرت علامہ مولانا

محمد معین الدین

متخلص بہ نزہت مرادآبادی

علیہ الرحمہ

کے نام

امیدوار کرم

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

ابتدائیہ

زیرِ نظر کتاب 'حق کی پہچان' فخر الاماثل صدر الافاضل مفسر قرآن مبین حضرت العلام سید محمد نعیم الدین مرادآبادی تغمدہ اللہ الھادی کی معرکۃ الآرا تصانیف میں سے ایک ہے۔ اس کتاب میں سیدی صدر الافاضل نے قرآن و احادیث اور دیگر دلائل شرعیہ وعقلیہ کی روشنی میں مذہب اہل سنت اور دیگر فرقہ ہائے باطلہ ناریہ کے مابین خط امتیاز کھینچتے ہوئے مذہب اہل سنت کی حقانیت کو ثابت فرمایا ہے۔ حضرت نے اس کو کس سن میں تصنیف فرمایا، کہنا مشکل ہے۔ احقر کے پاس اس کتاب کا جو نسخہ ہے وہ انجمن انوار القادریہ پاکستان سے ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔ احقر نے اس میں فقط تخریج کا اِضافہ کیا ہے۔ بقیہ پوری کتاب کو اصل حالت پر رکھا ہے۔

اس کتاب کے معتبر ہونے کے لیے کسی شہادت کی ضرورت نہیں ہے، بس اتنا کافی ہے کہ یہ حضور صدر الافاضل کی تصنیف ہے، اور آپ کی ذات گرامی علمی حلقہ میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ اپنے ہم عصر علما میں نمایاں حیثیت کے حامل تھے۔

۲۱ر صفر المظفر ۱۳۰۰ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۸۳ء مبارک دن دوشنبہ آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کا تعلق خاندانِ سادات سے ہے۔ آپ حسینی سید ہیں۔ آپ کے اجداد ایران کے مشہور شہر مشہد کے رہنے والے تھے۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ کے عہد حکومت میں ہندوستان تشریف لے آئے، اور یہیں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔

چار سال کی عمر شریف میں رسم بسم اللہ ادا کی گئی، اور آٹھ سال کی عمر شریف میں

حفظ قرآن کی تکمیل ہوئی۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں والد محترم سے پڑھیں۔ اور ملا حسن تک مولانا ابو الفضل فضل احمد علیہ الرحمہ سے اکتساب علم کیا۔ بعدہٗ اپنے پیرو مرشد حضور شیخ الکل مولانا گل کی بارگاہ میں رہ کر درس نظامی کی بقیہ تعلیم مکمل کی۔

عمر شریف کے انیسویں سال میں آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ، اقلیدس اور اس کے علاوہ علوم سے فراغت پائی، اور پھر ایک سال فتوی نویسی وروایت کشی کی مشق فرمائی۔ اور عمر کے بیسویں سال یعنی ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء کو مدرسہ امدادیہ میں حضور شیخ الکل کے متبرک ہاتھوں سے آپ کو دستار فضیلت وافتا سے نوازا گیا۔ آپ کا سلسلۂ سند مولانا گل علیہ الرحمہ کے توسط سے علامہ طحطاوی وشرقاوی وغیرہما عرب کے جید علما سے مربوط ہے۔ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء کو مرادآباد کے ایک اعلیٰ خاندان میں آپ کی شادی ہوئی۔ اللہ نے آپ کو چار بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کیں۔

شیخ الکل مولانا گل سے آپ کو شرف ارادت حاصل ہے، اور آپ ان کے خلیفہ ومجاز بھی ہیں۔ نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں اور حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں علیہما الرحمہ سے بھی آپ کو شرف خلافت حاصل ہے۔ فراغت کے سال ہی آپ نے دو مایۂ ناز کتابیں 'الکلمۃ العلیا' اور 'فیضانِ رحمت' لکھ کر ارباب علم ودانش کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔ حضور سیدی اعلیٰ حضرت نے جب آپ کی کتاب الکلمۃ العلیا پڑھی تو بے ساختہ فرمایا :

"ماشاء اللہ بڑی عمدہ کتاب ہے۔ یہ نوعمری اور اتنے احسن دلائل کے ساتھ اتنی بلند کتاب' مصنف کے ہوشیار ہونے پر دال ہے۔"

میدان تدریس میں بھی آپ کو خاصہ کمال حاصل تھا۔ ہندو پاک وغیرہ ممالک کے مشہور علماء جیسے حکیم الامت احمد یار خاں نعیمی، حضور مجاہد ملت، حضور حافظ ملت،

حضور صدر العلما، قاضی شمس الدین جونپوری مفتی اعظم کانپور سید ابو الحسنات پاکستان اور علامہ پیر کرم شاہ ازہری وغیرہم آپ کے ممتاز تلامذہ میں شامل ہیں۔

اُردو مفسرین میں آپ کو ممتاز ونمایاں مقام حاصل تھا۔ آپ کی تفسیر مسمیٰ بہ 'خزائن العرفان' جو اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنز الایمان کے ساتھ شائع ہوتی ہے دنیائے سنیت میں مقبولیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہے۔ فقیر کی نظر سے اس سے مختصر وجامع اُردو تفسیر اب تک منظر عام پر نہیں آئی۔ گویا آپ نے سمندر کوزے میں سمو دیا ہے۔

میدانِ مناظرہ میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ دیوبندی، غیر مقلد علما اور بڑے بڑے مشہور پنڈتوں سے آپ نے مناظرے فرمائے، اور ہمیشہ فتح یاب ہوئے۔ اعلیٰ حضرت آپ کو مناظروں کے لیے خصوصی طور پر بلاتے تھے۔

آپ میدانِ خطابت کے بھی بہترین شہسوار تھے۔ چہار جانب آپ کی خطابت کی دُھوم مچی ہوئی تھی۔ عوام وخواص سب کے لیے آپ کی تقریر مؤثر ہوا کرتی تھی۔ تحریک شدھی کے دوران آگرہ کی جامع مسجد میں آپ کی ایک تقریر سے متعلق حضور مفتی اعظم ہند فرماتے ہیں :

'ہمارے وفد کے بہترین رکن حضرت مولانا المحترم مولوی محمد نعیم الدین صاحب زیدت برکاتہ نے اسلام کی شان وشوکت اور موجودہ حالت زار پر دل گداز تقریر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجمع ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا، اور مسلمانوں کے دل اسلامی جوش سے لہریں مار رہے تھے۔'

آپ کا زیادہ تر وقت مناظرہ وغیرہ تبلیغی خدمات میں گزرتا تھا۔ اس کے باوجود بھی آپ نے کثیر تعداد میں فتاوی تحریر فرمائے۔ آپ کے فتاویٰ پر آپ کے پیرو

مرشد حضور شیخ الکل وغیرہ معتبر شخصیات کی تصدیقات پائی جاتی ہیں۔ آپ کے کچھ فتاویٰ افکار صدر الافاضل ممبئی کے منتظمین کی کوششوں سے 'فتاویٰ صدر الافاضل' کے نام سے منظر عام پر آچکے ہیں۔

ڈاکٹر مسعود احمد نے اپنی کتاب 'تحریک آزادی اور السواد الاعظم' میں لکھا ہے کہ اگر سواد اعظم میں موجود آپ کے فتاوی کو جمع کیا جائے تو کئی ضخیم جلدیں ترتیب پا جائیں۔

آپ نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود بے شمار مقالات ومضامین تحریر فرمائے اور گراں قدر علمی کتابیں یادگار چھوڑیں۔ زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ آپ کی تصانیف میں تفسیر خزائن العرفان، الکلمۃ العلیا، اطیب البیان، سوانح کربلا، اور فرائد النور علی جرائد القبور کو کافی شہرت حاصل ہوئی۔

آپ کے دور میں آپ جیسا کوئی مصلح نظر نہیں آتا۔ ملت کا اِنتشار اور علما وخواص کا باہمی افتراق واختلاف ختم کرنا آپ کا منشائے اولین ہوا کرتا تھا۔ اعلیٰ حضرت اور علامہ عبد الباری کے مابین صلح ہو یا بریلی اور بدایوں ومارہرہ کے درمیان اتفاق واتحاد' آپ ہی کی کاوشوں اور کوششوں کا نتیجہ تھا۔

حضرت مولانا شاہ عبد الحامد بدایونی فرماتے ہیں :

'حضرت .... کی ایک ایسی شخصیت تھی جو ہندوستان کے طبقہ اہلسنّت اور اس کے علما ومشائخ کی تنظیم واتحاد کی علم بردار تھی، ان کا عرصہ سے خیال تھا کہ جس طرح ہوسکے حضرات علمائے اہلسنّت اپنے بکھرے ہوئے شیرازے کو مجتمع کریں، ان کا ایک متحدہ ومتفقہ پلیٹ فارم ہو۔'

آپ کے دور مبارک میں اسلام کے خلاف جتنی تحریکوں نے جنم لیا، قریب قریب آپ نے سبھی کے سدباب کے لیے کوششیں کیں۔ تحریک شدھی، تحریک

خلافت، تحریک ترک موالات، اورتحریک گورکل وغیرہ کے سدباب کے لیے آپ نے جوقربانیاں پیش کیں اس کی مثال نہیں ملتی۔

آپ نے ۱۹۲۵ء میں حق کی حمایت اور باطل کی ریشہ دوانیوں کے سدباب کے لیے ایک تنظیم الجمیعۃ العالیۃ المرکزیۃ معروف بہ آل آنڈیا سنی کانفرنس کی بنیاد رکھی جس میں ہندو پاک کے مشاہیر علمانے شمولیت اختیار فرمائی۔

آپ کوفن شاعری میں بھی عبور حاصل تھا۔عربی فارسی اردوتینوں زبانوں میں آپ نے طبع آزمائی کی۔آپ کی شاعری میں کمال کی چاشنی اورجدت وجاذبیت پائی جاتی ہے۔آپ کی شاعری پر مشتمل کتاب بنام 'ریاضِ نعیم' منظر عام پر آچکی ہے۔

آپ دوبار زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔پہلی بار ۱۹۳۶ء میں اور دوسری بار ۱۹۳۹ء میں۔نجدی حکومت کی پابندیوں کو خاطر میں لائے بغیر آپ معمولات اہل سنت مثلاً کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھنا، بارگاہِ نبوی میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، اپنی جماعت الگ کرانا، اورنجدی امام کی اقتدانہ کرنا۔ پرسختی سے کاربندرہے۔آپ کے علمی دبدبہ وشہرت پذیرائی کے سبب آپ کوروکا بھی نہیں گیا۔

ماہ صفر ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۶ر فروری ۱۹۱۱ء کوآپ نے دبستانِ علم وحکمت مدرسہ انجمن اہلسنّت معروف بہ جامعہ نعیمیہ کی بنیاد رکھی جو ہندو پاک کے مشہور مدارس میں امتیازی شان کا حامل ہے۔آپ اس کے ناظم اورصدر جناب حکیم حامی الدین خاں رئیس مراد آباد منتخب ہوئے۔مدرسہ نے اوّل دن سے اب تک بہت سے نامور علما ومشائخ کوجنم دیا۔اوران شاءاللہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

۱۸ر ذوالحجۃ المکرّمۃ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۳ر اکتوبر ۱۹۴۸ء کورات ساڑھے بارہ بجے آپ اس دارفانی سے تشریف لے گئے۔

ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں مسجد کی بائیں جانب آپ

کا مزارشریف ہے۔

ابر رحمت تیرے مرقد پر گہر باری کرے
حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

مولیٰ تعالیٰ ہمیں حضور صدرالا فاضل کے علمی ورثہ کواہل علم تک پہنچانے اوران کے فیوض وبرکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

احقر العباد
محمد ذوالفقارخان نعیمی ککرالوی غفرلہ القدیر القوی
نوری دارالافتاءمدینہ مسجد محلّہ علی خاں
کاشی پوراتراکھنڈ، انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

مذہب حق' اہلسنّت وجماعت ہے

افتراقِ امت کا المیہ

اسلام کادعوی کرنے والے کئی فرقوں میں منقسم ہیں........ ہرایک اپنے فرقہ کوحق پر بتاتا اوردوسروں پرملامت کرتا ہے اس جنگ وجدال، بحث ونزاع، عناد وعداوت، بغض وحسد کے شرارے ہمیشہ ہمیشہ شعلہ انگیز رہتے ہیں۔ان کے تعصب ونفسانیت سے خرمن امن پر بجلیاں گرتی رہتی ہیں آئے دن فتنہ وفسادانہیں کی بدولت ہوتا ہے۔قتل وخونریزی تک نوبت آجاتی ہے۔اسلام کوان سے نہایت سخت نقصان پہنچتا ہے۔

نبی غیب داں کی پیشین گوئی

حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کوان تمام حالات کاعلم تھا اورحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبریں ارشاد فرمائیں۔اجلہ ائمہ حدیث امام احمدوترمذی وابن ماجہ وابوداؤدوغیرہم نے حضرت عرباض بن ساریہ سے ایک حدیث روایت کی ہے جس

میں حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا

من یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا[۱]

جوتم میں زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت اختلاف دیکھے گا

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے ایک حدیث روایت کی جس میں حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ مروی ہیں:

تفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الاملۃ واحدۃ [۲]

میری امت تہتر فرقوں میں متفرق ہوگی ان میں بجزایک کے سب ناری ہیں۔

ان احادیث سے اوران کے علاوہ کثیر احادیث سے اسلام میں فرقے پیدا ہونے کی خبریں ملتی ہیں اوران کی فتنہ انگیزیوں اورخونریزیوں کی تفصیلیں بھی۔مخبرصادق صلی اللہ علیہ وسلم کی خبرکس طرح ممکن ہے کہ درست نہ ہو؟واقعات برابران خبروں کی تصدیق کرتے چلے جارہے ہیں۔

صدراول میں اتحادِامت اورخبراختلاف پرصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کاتعجب اسلام کے عہداول میں جہاں اس کے تمام حلقہ بگوش ایک صدائے حق پرلبیک کہنے اورسرتسلم خم کرنے پرہی اکتفانہیں کررہے تھے، بلکہ وہ ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اشاروں پرجانیں قربان اورسربہ تمنا فدا کرتے چلے جارہے تھے اس وقت مسلمان تعداد میں خواہ کتنے ہی ہوں مگریک دل تھے یک زبان تھے ہردماغ ایک ہی خیال سے پرتھا ہردل میں ایک ہی ولولہ اورایک ہی جوش تھا سب کا ایک

---

(۱) مسند امام احمد بن حنبل، ۲۸/ ۳۷۵، سنن ترمذی، ۲/ ۹۶، ابواب العلم، سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، ۲/ ۶۳۵
(۲) سنن ترمذی ابواب الایمان، ۲/ ۹۳

ہی نصب العین تھا اور ایک مقصد کے گرد وہ گھوم رہے تھے۔عین اس اتم اتحاد کی حالت میں حضور انور علیہ الصلوت والتسلیمات نے اختلاف کی خبریں دیں جن کا اس وقت تصور بھی نہ ہوسکتا تھا بلکہ بعض صحابہ کرام علیھم الرضوان کو تعجب بھی ہوا۔

طالب حق کی حیرانی

اور اب وہ دن آ گیا کہ دعویداران اسلام میں بکثرت فرقے پیدا ہوئے اور انہوں نے جو طوفان برپا کر رکھے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ایسے وقت میں مسلمان کیا کریں؟ اس شور وغوغا میں ایک طالب حق کس طرف جائے؟ اور کس کی صدا پر لبیک کہے؟ ان کثیر منازعتوں، اختلافات اور مخالفتوں کے ہجوم میں امر حق کو کس علامت سے ممتاز کیا جائے؟ عقل کو ضرور ایسے مواقع پر کچھ سراسیمگی اور حیرانی ہوتی ہے۔

تلاش حق

ایسی حالت میں سرور انبیا ﷺ کی خبریں اور آئندہ واقعات کی پہلے سے اطلاعیں دینا طالب حق کی رہنمائی کرتی ہیں کہ وہ اس ابتلاء وفتنہ کے وقت کا دستور العمل اسی صادق اور اسی واقف وقائع وحوادث کے کلام مبارک سے دریافت کرے، جن کی نگاہ اقدس کے سامنے یہ تمام نقشے اسلام کے عہد اول میں بھی روشن تھے

اور جنہوں نے ان کی تفصیلی خبریں بھی دی ہیں۔یقیناً آج کی سراسیمگی اور حیرانگی کا علاج اسی دربار اور اسی سرکار سے میسر آ سکتا ہے اور وہیں سے دریافت کیا جاسکتا ہے کہ فرقوں میں ایسی کشاکش میں جماعت حقہ کو کس علامت سے شناخت

کیا جائے؟ کیونکہ اس باخبر ہادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اس اختلاف وافتراق کا علم تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس سے آگاہ بھی فرمایا تو ضرور ہے کہ جماعت حقہ کی ایسی کھلی اور ظاہر علامات بھی ارشاد فرمادی ہوں جس سے ہر علم وعقل کا شخص ہر طالب حق اس کو بے تردد پہچان سکے اور اس میں کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو۔

عرفانِ حق

جب ہم احادیث کریمہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوجاتا ہے کہ مقدس ہادی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شب تار میں آوارہ پھرنے کے لئے بیکسی کے سپرد نہیں کیا بلکہ ایک پرنور مشعل کی زبردست روشنی میں ہماری دستگیری فرمائی اور فصیح وصریح عبارات سے بتادیا کہ حق پر کون ہے؟

چنانچہ اوپر ذکر کی ہوئی پہلی حدیث میں بیان اختلاف کے بعد ایک لطیف انداز میں ارشاد فرمایا

فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهدين تمسكوابهاوعضواعليهابالنواجذواياكم ومحدثات الامورفان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة(۱)

جب امت میں اختلاف رونما ہو تو تم میری سنت اور خلفائے راشدین مہدین کے طریقے کو لازم جانو اس کے ساتھ تمسک کرو اور اس پر مضبوط گرفت رکھو اور اپنے آپ کو نئے کاموں سے بچاؤ کیونکہ

(۱) سنن ترمذی، ۲/۹۶، ابواب العلم، سنن ابن ماجہ، مقدمہ باب اتباع سنۃ الخلفاء الراشدین المھدین صفحہ ۵] سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ ۲/۶۳۵]

ہر نیا طریقہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

مذہب حق اہل سنت وجماعت ہے

اس حدیث میں یہ صاف ارشاد ہے کہ تم میری سنت اور خلفاء راشدین کے طریقے پر کاربند رہو تو یہی طریقہ حق ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے عامل اہل سنت ہوئے کس خوبی کے ساتھ واضح فرمادیا کہ حق مذہب اہل سنت ہے باقی فرقوں کی نسبت ارشاد ہوا کہ نئے پیدا ہونے والے فرقے بدعتی اور گمراہ ہیں اب طالب حق کو تردد باقی نہیں رہتا وہ ہر فرقہ کو دیکھ کر پہچان سکتا ہے کہ یہ نیا فرقہ ہے اور اہل سنت کی نسبت بشارت پا کر مطمئن ہوجاتا ہے اور حسب ہدایت مذہب اہل سنت کو لازم سمجھ لیتا ہے۔

اسی طرح دوسری حدیث میں بھی تہتر فرقوں کا ذکر فرما کر ارشاد فرمایا:

ما اناعليه واصحابي [۱]

(فرقہ حقہ وہ ہے) جو میری سنت اور میرے اصحاب کی جماعت کے طریق پر ہو

اس حدیث نے بھی صاف ظاہر کردیا کہ طائفہ حقہ اہل سنت وجماعت ہے اسی حدیث کو امام احمد وابوداؤد نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

وواحدفي الجنة وهي الجماعة [۲]

اور ایک گروہ جنتی ہے اور وہ جماعت ہے

(۱) [سنن ترمذی، ابواب الایمان، ۲/۹۳] مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۱۸۹]
(۲) سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، ۲/۶۳۱، مسند احمد، ۴/۱۰۲]

اب تو برحق گروہ کا پورا نام اہل سنت وجماعت حدیث نے بتادیا۔

معیار حق (سواد اعظم کی پیروی)

امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اتبعواالسوادالاعظم فانه من شذشذفي النار[۱]

تم سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو جو اس سے جدا ہوا جہنمی ہے۔

اس حدیث میں بھی صاف ارشاد ہے کہ وہ جماعت جس پر اکثر اہل اسلام ہیں حق پر ہے۔اس پر اللہ عزوجل کا دست رحمت وکرم ہے اور جو اہل سنت وجماعت سے جدا ہوا جہنمی ہے۔

ملاعلی قاری کا فرمان

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کی شرح میں فرمایا:

السوادالاعظم يعبربه عن الجماعة الكثيروالمرادماعليه اكثر المسلمين.[۲]

سواد اعظم جماعت کثیرہ سے عبارت ہے اس سے مراد وہ ہے جس پر اکثر اہل اسلام ہیں

اب تو کسی نادان کو بھی تردد نہیں رہ سکتا ہر عاقل وجاہل کو معلوم ہوگیا کہ مذہب

(۱) نوادر الاصول فی احادیث الرسول، الاصل الثامن والثمانون، ۱/۲۱۹، مسند الفردوس، ۲/۳۱، رقم ۸۱۱۶
(۲) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۳۸۳

حق وہ ہے جس پر مسلمانوں کی بڑی جماعت ہے اور وہ بحمد اللہ تعالیٰ اہل سنت وجماعت ہے جو ان سے منحرف ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جہنمی فرمایا ہے۔

یہ تمام صحاح ستہ اور کتب معتبرہ اور معتمدہ کی احادیث ہیں اس مضمون کی بکثرت حدیثیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد

یہ تو ثابت ہو چکا کہ فرقہ ناجیہ حقہ جماعت عامہ اور جمہور اہل اسلام ہیں جس کو اہل سنت وجماعت کہتے ہیں اور جن کو حدیث شریف میں کہیں سواد اعظم اور کہیں جماعت عامہ کے الفاظ سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

سواداعظم در دین اسلام مذهب اهل سنت وجماعت هست عرف ذالك من انصف بالانصاف وتجنب عن التعصب والاعتساف[١]

دین اسلام میں سواد اعظم اہل سنت وجماعت ہیں منصف اور تعصب سے اجتناب کرنے والا اسے جانتا ہے۔

نیز حضرت شیخ محقق اسی شرح میں فرماتے ہیں:

وائمه فقهائے ارباب مذاهب اربعه وغیرهم از انهاکه درطبقهٔ ایشان بوده اندهمه بریں مذهب بوده اندواشاعره وماتریدیه که ائمهٔ اصول کلامندتائیدمذهب سلف

(١) اشعۃ اللمعات، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ١/٧٦

نموده وبدلائل عقلیه آں را اثبات کرده..... مؤکد ساخته اندلهٰذا نام ایشاں اهل سنت وجماعت افتاد[١]

مذاہب اربعہ کے فقہاء وغیرہم جو صحاح ستہ کے مصنفین کے ہم عصر تھے تمام اسی مذہب پر ہوئے اشاعرہ اور ماتریدیہ جو اصول کلام (علم عقائد) کے امام ہیں انہوں نے بھی مذہب سلف کی تائید کی اور دلائل عقلیہ سے اسے ثابت کیا اور سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت کو مستحکم کیا اس لئے ان کا نام ''اہل سنت وجماعت'' واقع ہوا۔

اور حضرت شیخ فرماتے ہیں:

ومشائخ صوفیه از متقدمین ومحققین ایشان که استادان طریقت وزهادوعبادومرتاض ومتورع ومتقی ومتوجه بجناب حق ومتبری از حول وقوت نفس بوده اندهمه بریں مذهب بوده اندچنانکه از کتب معتمدهٔ ایشاں معلوم کرددودر تعرف که معتمدترین کتابهائے ایں قوم است.... عقائدصوفیه که اجماع دارند بر آں آورده که همه عقائداهل سنت وجماعت است بے زیادت ونقصان[٢]

اور مشائخ صوفیہ میں سے پہلے محققین جو کہ طریقت کے استاد اور زاہد وعابد دینی مشقت برداشت کرنے والے اور صاحب ورع وپرہیزگار اور صرف بارگاہ خداوندی میں متوجہ رہنے والے اور اپنے نفسانی حول وقوت سے علیحدگی اختیار کئے ہوئے تھے سب اسی

(١) (٢) مرجع سابق۔

اہل سنت وجماعت کے مذہب پر ہوئے ہیں جیسا کہ ان کی معتمد کتب سے معلوم ہوجاتا ہے اور ائمہ صوفیہ کی معتمد ترین کتب میں سے تعرف میں ہے....عقائد صوفیہ کہ جن پر جملہ صوفیہ کا اجماع واتفاق ہے یہی عقائد اہل سنت وجماعت ہیں بغیر کسی کی بیشی کے۔

☆☆☆☆

باب دوم

جماعت اہل سنت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کا حکم

دوزخی

ترمذی میں ایک حدیث شریف میں ہے جس میں ارشاد فرمایا:

يد الله على الجماعة ومن شذ شذ الى النار.[١]

اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہے جو اس سے علاحدہ ہوا وہ جہنمی ہے۔

جماعت اہل سنت سے علحدہ ہونے والا ہی شیطان کا شکار ہے۔ امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی:

ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم ياخذ الشاة القاصية والناحية واياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة.[٢]

(١) سنن ترمذی، ابواب الفتن، باب فی لزوم الجماعۃ، ٢/٣٩] کنز العمال للہندی، ١٤/٢٨، رقم ٣٧٩٠١

(٢) مسند احمد بن حنبل، ٥/٢٤٣، رقم ٢٢١٦٠

شیطان انسان کا بھیڑیا ہے مثل بکری کے بھیڑئے کے، کہ گلے سے بھاگنے والی اور دور چلی جانے والی اور ایک جانب رہ جانے والی کو پکڑتا ہے تم اپنے آپ کو گھاٹیوں سے بچاؤ اور جماعت و جمہور کو لازم کرلو۔

اس حدیث شریف میں نہایت بلاغت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ شیطان کی دست برد اور اس کے حملہ کا شکار وہ لوگ ہیں جو جماعت و جمہور سے منحرف ہوں اور عام شاہراہ چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی گھاٹیاں اختیار کریں۔

اب تو حق و باطل میں کافی تفرقہ ہوگیا ہر عامی شخص بھی یہ دیکھ سکتا ہے کہ کثیرہ اور جمہور کا کیا مطلب ہے اور کون سا فرقہ اس سے منحرف ہے؟ جو اس سے منحرف ہو اس کو شیطان کا شکار سمجھے اب اس تردد کا موقع بالکل باقی نہیں رہا کہ ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پر بتاتا ہے وہ بتایا کرے لیکن جب جمہور اس کے ساتھ نہیں وہ جمہور کی مخالفت کر کے پیدا ہوا تو ضرور حضور ﷺ کے حسب ارشاد وہ باطل پر ہے۔ یہ سب کچھ محتاج دلیل و برہان نہیں کہ جماعت عامہ اور جمہور کس طرف ہیں دعویداران اسلام شیعہ، غیر مقلدین، دیوبندی، وہابی، اور قادیانی وغیرہم کے تمام فرقوں کا مجموعہ بھی اہل سنت و جماعت کثرھم اللہ تعالیٰ سے بدرجہا کم ہے تو یقیناً وہ سب باطل پر ہیں اور اہل سنت و جماعت برسر حق اور ناجی۔ وللہ الحمد

جماعت اہل سنت سے نکلنے والے کا شرعی حکم

امام احمد و ابوداؤد نے بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث روایت فرمائی جس کے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلّم من فارق

الجماعة شبرًا خلع ربقة الاسلام من عنقه[ا]

جس شخص نے جماعت سے ایک بالشت بھر جدائی کی اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔

جب یہ محقق (ثابت) ہوگیا کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریحات مذہب اہل سنت و جماعت کو فرقہ ناجیہ قرار دیتی ہیں تو اب ان لوگوں کا حکم بھی معلوم کرنا چاہئے جو اہل سنت سے منحرف ہیں اس حدیث میں یہی حکم بیان کیا گیا ہے اور صاف بتا دیا گیا ہے کہ جو اس ناجی گروہ اہل سنت سے جدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالا تو وہ شخص اور وہ گروہ جو مذہب اہل سنت سے متجاوز ہوا اسلام کا باغی اور دین کا مجرم اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالنے والا ہے۔ ایک بڑی رسی میں بہت سے حلقے بنا کر ہر ایک حلقہ ایک بکری کے گلے میں ڈال دیتے ہیں جس سے وہ تمام بکریاں مجتمع رہتی ہیں اس حلقہ کو عربی زبان میں ربقۃ کہتے ہیں اب گلے سے ربقۃ نکالنے کا مطلب صاف سمجھ میں آگیا کہ وہ حلقہ جس کے گلے میں ڈالنے سے اسلام کا شیرازہ واجتماع استوار رہے۔ اس کو نکال ڈالنے والا اپنے آپ کو اس اجتماع سے جدا کرتا ہے۔

☆☆☆☆

(۱) مسند احمد بن حنبل، ۵/۱۸۰، رقم، ۲۱۶۰۱، سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، باب فی قتل الخوارج، ۲/۶۵۵

باب سوم

اہل سنت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق سخت خطرناک ہے

یہ بات قابل لحاظ ہے کہ طائفہ ناجیہ حقہ اہل سنت و جماعت کو دوسرے فرقوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے اور اس کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟ مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

قال رسول اللّٰہ ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم .[ا]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے میں بہت سے جھوٹے فریبی ہونگے جو تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے کہ تم نے سنیں نہ

(۱) صحیح مسلم، ۱/۱۰، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء، کنز العمال للھندی، ۱۰/۱۹۴، رقم ۲۹۰۲۴

تمہارے آباء نے تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ اور ان سے دور رہو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باطل فرقوں کے ساتھ ربط وضبط، میل جول، ارتباط واتحاد ممنوع اور باعث فتنہ ہے ان سے بچنے اور علیحدہ رہنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

قال رسول اللّٰہ ﷺ مامن نبی بعثه اللّٰہ فی امته قبلی الاکان له من امته حواریون واصحاب یاخذون بسنته ویقتدون بامره ثم انهاتخلف من بعده خلوف یقولون مالایفعلون ویفعلون مالایؤمرون فمن جاهدهم بیده فهومومن ومن جاهدهم بلسانه فهومؤمن ومن جاهدهم بقلبه وهومؤمن وراء ذالک من الایمان حبة خردل.[ا]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک نبی جن کو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے ان کی امت میں مبعوث فرمایا ان کی امت میں ان کے مخلصین اور ناصرین ہوتے تھے اور ایسے اصحاب ہوتے تھے جو ان کی سنت کے ساتھ تمسک اور ان کے حکم کی اطاعت کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوئے کہ جن کا قول وعمل مطابق نہیں ہوتا تھا اور وہ کرتے تھے جس کا امر نہیں کئے جاتے تھے (جیسا کہ تمام باطل فرقے کرتے ہیں) تو جو ان کے خلاف اپنے ہاتھوں سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اپنے قلب سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے سوا رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہے۔

(۱) الصحیح المسلم ۱/۵۲، کتاب الایمان باب کون النھی عن المنکر عن الایمان۔

مراد یہ کہ جو قوم بگڑ جائیں اور تعلیم انبیاء سے منحرف ہوں اور ان کے خلاف راہ اختیار کریں مومن کا فرض ہے کہ ان کے مفاسد کو ہاتھ سے روکے، زبان سے منع کرے، دل سے برا جانے چہ جائیکہ میل جول، ربط وضبط، اتحاد و وداد۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم میں ارشاد فرمایا:

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوْا لاَ تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ. [۱]

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهٗ مِنْهُمْ. [۲]

اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے وہ انہیں میں سے ہے۔

بد مذہب کے ساتھ دوستی جائز نہیں

ترمذی وابوداؤد میں بروایت ابوسعید مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتصاحب الامؤمنا ولا یأکل طعامک الا تقی. [۳]

ہم نشینی نہ کر مگر مومن کامل کے ساتھ اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔

احمد، ترمذی، ابوداؤد وبیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(۱) سورہ ممتحنہ، پارہ ۲۸، آیت ۱
(۲) سورہ مائدہ، پارہ ۶، آیت ۵۰
(۳) سنن ترمذی، ۲/ ۶۵، سنن ابوداؤد، ۲/ ۶۶۴، صحیح ابن حبان، ۲/ ۲۹۵۔

المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل [۱]

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تمہیں دیکھنا چاہئے کہ تم کس سے دوستی کرتے ہو۔

یعنی اس کے دین ومذہب میں کوئی خلل ونقصان تو نہیں؟ معلوم ہوا کہ دوست بنانے کے لئے دیکھ لینا چاہئے کہ وہ شخص خدا کا مغضوب و بدمذہب و بددین نہ ہو اس کے ساتھ تو دوستی جائز نہیں اور مومن کامل الایمان کے ساتھ انس ومحبت وہمدردی وغم خواری اعانت وامداد ضروری ہے اور اسی سے مسلمانوں کو دوسروں کے مقابل قوت وشوکت حاصل ہو سکتی ہے۔

☆☆☆☆

(۱) سنن ابوداؤد، ۲/ ۶۶۴، کتاب الادب، باب من یؤمران یجالس، سنن ترمذی، ابواب الزھد، ۲/ ۶۳، مسند احمد بن حنبل، ۱۴/ ۱۴۲، رقم ۸۴۱۷، شعب الایمان للبیہقی، ۷/ ۵۵، رقم ۹۴۳۸۔

باب چہارم

اہل سنت وجماعت کے باہمی حقوق

جب یہ معلوم ہو چکا کہ طائفہ حقہ وناجیہ اہل سنت وجماعت جو سواد اعظم ہے اس کو باطل فرقوں کے ساتھ ربط واتحاد کی ضرورت نہیں تو اب یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ انہیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟

اہل سنت کا باہمی مضبوط اتحاد

بخاری ومسلم میں حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تری المؤمنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضو تدعی لہ سائر جسدہ بالسھر والحمی. [۱]

(۱) الصحیح البخاری، ۲/ ۸۸۹، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، الصحیح المسلم، ۲/ ۳۲۱، کتاب البر والصلۃ، باب تراحم المومنین، مسند احمد بن حنبل، ۴/ ۲۷۰۔

تم مومنین کو دیکھو گے کہ باہمی رحم اور محبت ومہربانی میں ان کا حال ایک جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا ایک عضو بیمار ہو تو تمام بدن بے خوابی اور بخار کے ساتھ اس کا فریادی ہو جاتا ہے۔

یعنی کسی ایک حصہ کی تکلیف سے تمام بدن تکلیف محسوس کرتا ہے اور ہر ایک عضو اس کی بے چینی سے بے چین ہو جاتا ہے اسی طرح سے مومنین کا حال ہونا چاہئے کہ وہ ایک کی تکلیف سے بے چین ہو جائیں اور ان میں کوئی کسی کے صدمے اور نقصان کو برداشت نہ کر سکے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے دوسری حدیث مسلم شریف میں بایں الفاظ مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

المسلمون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی راسہ اشتکی کلہ. [۱]

مومن ایک مرد کی طرح ہیں کہ اگر اس کی آنکھ دکھے تو تمام بدن دکھ جائے اور اگر سر دکھے تو تمام بدن دکھ جائے۔

بخاری ومسلم میں ایک اور حدیث حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ثم شبک بین اصابعہ. [۲]

ایک مومن کا دوسرے مومن کے ساتھ وہ علاقہ ہے جیسے ایک عمارت

(۱) الصحیح المسلم، ۲/ ۳۲۱، کتاب البر والصلۃ، باب تراحم المومنین، مسند احمد بن حنبل، ۴/ ۲۷۶۔
(۲) الصحیح البخاری، ۲/ ۸۹۰، کتاب الادب، باب تعاون المومنین بعضھم بعضا، الصحیح المسلم، ۲/ ۳۲۱، کتاب البر والصلۃ، باب تراحم المومنین، سنن نسائی، ۱/ ۲۷۵، کتاب الزکوۃ، باب اجر الخازن

کے اجزا کہ ان میں سے ایک جز دوسرے کو مدد پہنچا تا ہے اور ہر ایک کو دوسرے سے استحکام پہنچتا ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کی انگشت ہائے مبارکہ کو دوسرے دست اقدس کی انگشت ہائے مبارکہ میں داخل فرما کر مومنین کے باہمی تعاون اور تعاضد کی تمثیل فرمائی۔

محبت ومودت باہمی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ[۱]

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بھائی (مسلمان) کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

آنچہ از بھرخویش نہ پسندی نیز از بھر دیگرے مپسند[۲]

بخاری ومسلم میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لایحل لرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیال یلتقیان فیعرض ھذاویعرض ھذاوخیرھماالذی

(۱) صحیح المسلم ،۱/۵۰، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان، سنن نسائی،۲/۲۳۲، کتاب الایمان وشرائعہ، باب علامۃ الایمان، سنن ترمذی،۲/۸۷، ابواب صفۃ الجنۃ]

(۲) جو خود کے لئے پسند نہ کرے دوسرے کے لئے بھی پسند مت کر۔]

یبدابالسلام[۱]

آدمی کے لئے اپنے بھائی (مسلمان) کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا (اور اس سے سلام، میل جول ترک کرنا) حلال نہیں کہ دونوں ملیں تو ایک طرف ایک منہ پھیر لے دوسری طرف دوسرا منہ پھیرے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

ان تمام احادیث میں مومن، مسلم، رجل، اخ سے مراد وہی مومن کامل ہے جو کسی باطل عقیدے یا مذہب کا گرفتار ہو کر طائفہ ناجیہ سے خارج نہیں ہو گیا کیوں کہ اس کے ساتھ تو محبت ومودت کے تعلقات جائز ہی نہیں۔

اہل سنت کا اتحاد ایک ناگزیر ضرورت

تمام عالم اسلام اور کل سواد اعظم اہل سنت ایک دل ایک زبان ہوں اور ہر ایک کا دل دوسرے کی محبت سے بھرا ہو ہر ایک دوسرے کی بہبود اور راحت سے مسرور اور اس کے رنج وکلفت سے محزون و بے چین ہو دوسرے کے درد وتکلیف کو اپنے صدمہ کی طرح محسوس کرے اغیار سے بے تعلق رہے تو اسلام کی شوکت ظاہر ہو چند بدمذہبوں کو چھوڑ دینے سے مسلمانوں کے عظیم الشان اجتماع اور قوت میں کوئی فرق نہیں آسکتا بلکہ ان سے میل جول ہی ہزار ہا فتنوں اور مصیبتوں کا دروازہ کھولتا ہے یہی دین کی تعلیم اور یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ایسے ذرائع پیدا کئے جائیں کہ مسلمانوں کے خیال آپس میں موافق

(۱) الصحیح البخاری ،۲/۸۹۷، کتاب الادب، باب الہجرۃ،] الصحیح المسلم ،۲/۳۱۶، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الہجر ،مجمع الزوائد، ۷/۳۸۱، رقم ،۱۲۹۶۹]

ہوں اور ان کے دماغ ایک ہی طرح کی معلومات سے پر ہوں اگر ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں اور ان کے مابین بہت بڑا بعد مکان ہے تو حرج نہیں مگر بعد خیال نہ ہونا چاہئے۔

☆☆☆☆

ضروری بے حد ضروری

ضروری ہے کہ مسلمان بدمذہبوں کی تمام تحریروں کے دیکھنے سے اجتناب کریں، اور اپنی معلومات وسیع کرنے اور سواد اعظم میں ایک ربط وتعلق حاصل کرنے اور قائم رکھنے کے لیے اہل سنت کی کتابوں، رسالوں، اخباروں کا مطالعہ ضروری سمجھیں کہ جتنے مسلمان اہل سنت کی کتابوں، رسالوں کے دیکھنے والے ہوں گے وہ سب عقیدے اور خیال میں متحد ومتفق ہوں گے، اور ہر موقع پر ان میں سے ایک کی آواز دوسرے کے موافق اٹھے گی اور اس کو مدد پہنچائے گی۔